مُسلم خواتین کا ترجمان

جلد ۳۱۶۶
۵۹۳۰۵

ماہنامہ

رضوان

لکھنؤ

کتب خانہ

Monthly

Rizwan

LUCKNOW

مدیر: محمد ثانی حسنی

معاون: امۃ اللہ تسنیم

جرائد ۳۶۰۸
۵۶۲۰۵

بیادگار امۃ اللہ تسنیم صاحبہ

ماہنامہ

رضوان لکھنؤ

نمبر ۱۲	دسمبر ۱۹۷۰ء	جلد نمبر ۲۰

مدیر

محمد ثانی حسنی

معاون

امۃ اللہ حسنی

میمونہ حسنی

فی پرچہ
ایک روپیہ
سالانہ چندہ
ہندوستان سے دس روپیہ
ممالک غیر سے
ایک پاؤنڈ

اس خانے میں اگر سرخ نشان ہے تو آپ کا چندہ خریداری ختم ہو چکا ہے آئندہ پرچہ جاری رکھنے کیلئے اپنا چندہ مبلغ دس روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں ۲۰ تاریخ تک چندہ یا خط نہ ملنے پر اگلا شمارہ وی۔پی سے روانہ ہوگا جس کا خرچ ۱۳ روپیہ آپ کو برداشت کرنا پڑے گا۔ منیجر ماہنامہ رضوان گوئن روڈ لکھنؤ

مردانِ باخدا کے ملفوظات میں ایک گرانقدر اضافہ

صحبتے با اولیاء

عہدِ حاضر کے مشہور عارف باللہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ العالی
مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور
کے ملفوظات کا ایک حسین گلدستہ

مؤلفہ ـــ مولانا تقی الدین ندوی مظاہری ؛ مقدمہ ـــ حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی

پلا ساقیا! وہ مئے دلفروز ے کہ آتی نہیں فصلِ گل روز روز

اس کتاب میں حضرت شیخ مدظلہ العالی کے وہ مجلسی ملفوظات و ارشادات ہیں جن سے اصلاحِ نفس، فکرِ آخرت اور ایمان و یقین کی کیفیت پیدا ہوتی ہے نیز تصوف و سلوک کے رموز و آداب دلنشین ہوئے ہیں۔

ان ملفوظات میں علمی تحقیقات کے علاوہ بزرگوں کے حالات اور حضرت شیخ مدظلہ کی زندگی کے سبق آموز واقعات بھی ہیں۔

نہایت سبق آموز ـــ بہت معلومات افزا ـــ انتہائی رقت پرور اور حیات آفریں

صفحات ۳۳۸ ـــ قیمت مجلد مع گرد پوش صرف پانچ روپے

مکتبہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

کیا اور کہاں

اپنی بہنوں سے	محمد حمزہ حسنی ندوی	۳
قرآن آپ سے مخاطب ہے	مولانا محمد منظور نعمانی	۶
ارشادات رسول	امۃ اللہ تسنیم	۸
اذان	اختر شیرانی	۱۰
ایک تقریر کا خلاصہ	مولانا سید ابو الحسن علی ندوی	۱۱
صحابیات اور عام زندگی	مولانا عبد السلام ندوی	۱۵
ہدیہ تہنیت	ہارون رشید سیوانی	۱۸
ماں کے خطوط	والدہ مولانا علی میاں صاحب	۱۹
دعا	بشیر لکھنوی	۲۱
ہماری ماؤں کے تربیت کے طریقے	محترمہ خیر النساء بہتر صاحبہ	۲۲
اقبال کی نصیحتیں	ہارون الرشید صدیقی	۲۶
شعبہ خواتین	ادارہ	۲۹
سوال و جواب	ادارہ	۳۰

اداریہ

اپنی بہنوں سے

محمد حمزہ حسنی ندوی

ایمان و یقین کی قوت ہر مشکل مسئلہ کا حل اور دشوار سے دشوار گتھیوں کو سلجھانے کے لیے کافی ہوتی ہے۔ جن قوموں اور افراد میں یہ قوت موجود ہوتی ہے انکے سامنے آنے والی ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے چاہے وہ دنیاوی ہو یا دینی اگر کسی مقصد پر یقین کامل ہوتا ہے اس طرح کہ وہ اس کا عقیدہ اور ایمان بن جائے تو کامیابی یقینی ہوتی ہے اور انسان میں ایک لگن لگ جاتی ہے۔ اور یہ سب یقین کا کرشمہ ہوتا ہے جو اس کو ایک متعدد انسان میں بدل دیتا ہے اور کامیابی اس کا مقدر بن جاتی ہے۔ ناکامی اور پست ہمتی کا دور دور تک گذر نہیں ہوتا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں یہی طرۂ امتیاز اور سب سے بڑا وصف تھا ان کا ایمان و یقین ایسا کامل اور مضبوط تھا کہ بڑے سے بڑا زلزلہ اور مخالفت کا بڑے سے بڑا طوفان بھی ان کے قدم ڈگمگا دینے میں کامیاب نہ ہو سکا اور وہ طوفان کے سامنے ایک آہنی دیوار بن کر جم گئے کہ طوفان کو انکے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کیمیا اثر نے جو جماعت پیدا کی جس کو صحابہؓ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے وہ بذات خود ایک بڑا معجزہ ہے

خلیفہ اول حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جس طرح فتنہ ارتداد اور فتنہ انکار زکوٰۃ کو کچلا وہ اسی یقین کی طاقت کا کرشمہ تھا۔

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پورا دور خلافت آئینہ کی طرح سامنے ہے اس کا ہر ہر واقعہ اسی یقین و ایمان کی طاقت کا نمونہ ہے۔

امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے صبر و رضا کے واقعات، اور شہادت سے سرفرازی کیا تھی؟ صرف آخرت پر یقین کا نتیجہ۔

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اقدامات اور زبردست فیصلے حق کے سامنے کسی کی پرواہ نہ کرنا جس بات کو صحیح سمجھنا اس کے لئے عیش و آرام تج کر میدان جنگ کی زندگی اختیار کرنا ان سب کے پیچھے جو جذبہ کارفرما تھا وہ اسی یقین و ایمان کا پیدا کردہ تھا۔ جو صحبت نبوی کا نتیجہ تھا۔

ذرا تاریخ کے صفحات الٹئے، دیکھئے صحابی رسول حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا دم واپسیں ہے۔ آبادی سے باہر جنگل بیابان میں ایک جھونپڑی میں وہ اور ان کی پاک نفس بیوی موجود ہیں۔ اس تنہائی اور بے کسی کے عالم کو دیکھ کر بی بی کا گلا رندھ گیا اور وہ رونے لگیں۔ یہ دیکھ کر ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، گھبرانے کی بات نہیں کیونکہ ایک دفعہ ہم چند ساتھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے ایک شخص کا انتقال بیابان میں ہوگا اور پھر مسلمانوں کی ایک جماعت آئے گی اور وہ تجہیز و تکفین کرے گی۔ تو اب صرف میں باقی رہ گیا ہوں باقی سب کا انتقال ہو چکا ہے اور وہ لوگ آبادی میں فوت ہوئے۔ اس لئے گھبرانے کی بات نہیں، میرے انتقال کے بعد تم

باہر راستہ پر چلی جانا اور مسلمانوں کی ایک جماعت گذرے گی اس سے کہنا کہ صحابی رسول ابوذرؓ نے انتقال کیا آپ لوگ ان کی تجہیز و تکفین کر دیجئے۔

اور ہوا کیا؟ بلاشبہ یہی ہوا۔ انتقال کے بعد بی بی جا کے راستہ میں بیٹھ گئیں تو سامنے دھول اڑتی نظر آئی، تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ ایک قافلہ آرہا ہے۔ قافلہ نے جو راستہ میں ایک بی بی کو بیٹھے دیکھا تو حال پوچھا۔ بی بی نے پورا ماجرا بیان کیا۔ قافلہ والوں نے انا للہ پڑھی اور اس کو سعادت سمجھ کر انجام دیا۔

آخری وقت بے کسی و بے بسی کا عالم، جنگل بیابان اور تنہائی لیکن نہ گھبراہٹ نہ وحشت، یہ ہے وہ یقین کامل جس کا نمونہ صحابہ کرام کی زندگی تھی اور یہ سب اس نبوت محمدی کا فیضان تھا جس نے اپنے ساتھی سے غار ثور میں فرمایا تھا: لاتحزن ان اللہ معنا۔

زاد سفر ہندی: اگر آپ کا لڑکا اردو نہیں جانتا صرف ہندی پڑھا ہے، اور آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا لڑکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں جانے تو اس کے لئے زاد سفر حصہ اول ہندی مہیا کیجئے

قیمت بارہ روپے صرف (علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

مکتبہ اسلام، ۳۷ گوئن روڈ لکھنؤ

قرآن آپ سے مخاطب ہے

مولانا محمد منظور نعمانی

ولا تصعر خدك للناس ولا تمش في الارض مرحاً ان الله لا يحب كل مختال فخور واقصد في مشيك واغضض من صوتك ان انكر الاصوات لصوت الحمير (سورۂ لقمان ع ۲)

اور اپنے گال نہ پھلا لوگوں کے لئے (یعنی ان سے غرور کے ساتھ پیش نہ آ) اور زمین پر اتراتا ہوا اور اکڑ کے نہ چل، اللہ تعالیٰ کسی متکبر اور مغرور کو پسند نہیں کرتا۔ اور اپنی رفتار میں اعتدال پیدا کر اور اپنی آواز نیچی رکھ (یعنی متکبروں کی طرح گرج کر نہ بولا کر) آوازوں میں سب سے بری گدھوں کی آواز ہے۔

بلاشبہ ان آیتوں میں تواضع کا نہایت ہی جامع اور بڑا موثر درس ہے۔ فھل من مدکر۔ قرآن مجید میں تواضع کی تاکید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات خاص کو مخاطب بنا کے بھی کی گئی ہے تاکہ سمجھ لیا جائے کہ دنیا میں کسی کو خواہ کتنی ہی بڑائی اور عظمت حاصل ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ کے بندوں کے ساتھ تواضع اور فروتنی سے پیش آئے اور ان کے سامنے اپنی بڑائی کا مظاہرہ نہ کرے۔

دنیا میں فضیلت وعظمت کا سب سے بلند مقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے۔ تاہم قرآن مجید میں آپ کی ذات پاک کو مخاطب کرکے فرمایا گیا ہے:

"اور اپنے بازو نیچے کرو ایمان والے بندوں کے لیے (یعنی ان کے ساتھ تواضع کا برتاؤ کرو)" حجر ع ۶۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا گیا ہے:

"اور جھکا دو اپنے بازو ان اہل ایمان کے لیے جنھوں نے آپ کی پیروی اختیار کی ہے" الشعراء ع ۱۔

ان دونوں آیتوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تواضع اور فروتنی ان ہی بندوں کا حق ہے جو صاحب ایمان ہوں۔ ان کے علاوہ جو لوگ ایمان سے محروم اور کفر وشرک کی گندگیوں میں مبتلا ہیں۔ اگر وہ ہمارے خلاف برسرپیکار اور درپے آزار نہیں ہیں تو ان کے ساتھ رواداری اور حسن اخلاق اور حسب موقع احسان وترحم کا معاملہ کیا جائے گا جیسا کہ قرآن مجید میں اس کا حکم دیا گیا ہے لیکن کفر وشرک کی وجہ سے وہ تواضع کے مستحق نہیں ہیں۔ ان کے ساتھ تواضع سے پیش آنا غیرت ایمانی کے خلاف ہے اس لئے قرآن مجید میں تواضع کا حکم صرف اہل ایمان کے لئے دیا گیا ہے۔

اطلاع: مستورات کے جو خطوط دفتر سے متعلق عام ہوتے ہیں ان کی تعمیل دفتر میں ہوتی ہے لیکن خاص خطوط معاون مدیر میمونہ حسنی اور امامہ حسنی کے حوالے کر دیے جاتے ہیں لہذا مستورات کو چاہیے کہ عام دفتری کاموں کے لیے کارڈ اور خصوصی خطوط کے لئے لفافہ استعمال کیا کریں اور لفافہ پر لفظ "خاص" لکھ دیا کریں۔ منیجر

ارشادات رسول

امۃ اللہ تسنیم صاحبہ مرحومہ

اللہ کی طرف رجوع کی قیمت

حضرت ابو سعید الخدری سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگلی قوم میں ایک آدمی تھا جس نے ننانوے خون کئے تھے، اس نے زمین میں سے سب سے بڑے عالم کے متعلق دریافت کیا۔ لوگوں نے ایک راہب کا پتہ دیا وہ اس کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے ننانوے خون کئے ہیں۔ کیا میری توبہ بھی قبول ہو سکتی ہے کہا نہیں۔ اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا تو سو پورے ہو گئے، پھر روئے زمین کے سب سے زیادہ جاننے والے کے متعلق دریافت کیا، لوگوں نے ایک مرد عالم کا پتہ دیا۔ وہ گیا اور کہا کہ میں نے سو آدمی قتل کئے ہیں کیا میری بخشش ہو سکتی ہے؟ کہا ہاں، کون سی چیز تمھارے اور توبہ کے درمیان حائل ہے، تم فلاں زمین کی طرف جاؤ وہاں کچھ لوگ اللہ کی عبادت کرتے ہیں تم بھی ان کے ساتھ اللہ کی عبادت کرو اور پھر اس زمین کی طرف قصد نہ کرنا کیونکہ یہ جگہ تمھارے لیے بُری ہو گئی ہے۔ وہ روانہ ہوا آدھا راستہ طے ہوا تھا کہ موت کا پیغام آیا۔ رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے جھگڑنے لگے۔ رحمت کے

فرشتہ نے کہا کہ یہ تائب ہو کر اور اپنے دل کو خدا کی طرف متوجہ کرتے ہوئے آیا ہے، عذاب کے فرشتے نے کہا کہ اس نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا، اس وقت ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں آیا تو انھوں نے اس کو اپنے درمیان فیصلہ کرنے والا بنایا، اس نے کہا، دونوں زمینوں کو ناپو، کون زمین اس سے قریب ہے۔ انھوں نے ناپا تو اس زمین کو زیادہ قریب پایا جس کی طرف وہ جا رہا تھا۔ تو رحمت کے فرشتے نے روح قبض کی۔ (بخاری و مسلم)

ایک صحیح روایت میں ہے کہ اس نیک بستی کے قریب ایک بالشت سے زیادہ تھا تو اس کے رہنے والوں میں شمار کیا گیا۔

اور ایک صحیح روایت میں ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس زمین کو حکم دیا کہ دور ہو جا۔ اور اس زمین کو حکم دیا کہ قریب ہو جا اور کہا کہ دونوں زمینوں کو ناپو، جب ناپا تو اس زمین کو ایک بالشت قریب پایا۔ پس اس کو بخش دیا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اس آدمی نے اپنے کو گھسیٹ کے اس زمین کے قریب کیا۔

طب نبوی: حدیث شریف کی روشنی میں علاج کیجیے۔ ایک بہترین کتاب۔ دوا کی دوا، ثواب کا ثواب۔ قیمت صرف -/۲
ملنے کا پتہ: مکتبہ اسلام گوئن روڈ لکھنؤ

اذان

اختر شیرانی

روحِ آفاق میں جس کو شرر افشاں دیکھا
وہ صدا جس کو دل و جاں مسلماں کہیے
نغمۂ بے خود و رحمت گہہ یزداں کہیے
سینۂ دہر میں ہر سو، جسے رقصاں دیکھا

روز و شب اور مہ و سال گئے، پھر آئے
اس کا مستانہ تلاطم ہے ابھی تک برپا
لبِ فطرت کا تبسم ہے ابھی تک برپا
کتنے ماضی مٹے اور حال گئے پھر آئے

دشت و صحرا و جبل جس سے دہل جاتے ہیں
جس سے ہیں لرزہ بر اندام ستارے اب بھی
جس سے کانپ اٹھتے ہیں دنیا کے نظارے اب بھی
لات و عزیٰ و ہبل جس سے دہل جاتے ہیں

یہ اذاں ہے کہ ہے اک عظمتِ سرشار و جواں
قلبِ عالم کی ہے اک دولتِ بیدار و جواں

ایک تقریر کا خلاصہ

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

۵ر ذی قعدہ سنہ ۱۳۹۶ھ مطابق ۲۹ر اکتوبر سنہ ۱۹۷۶ء بروز جمعہ مسجد دائرہ شاہ علم اللہ (تکیہ کلاں رائے بریلی) میں بعد نماز عصر تمام نمازیوں کی موجودگی میں (جن کی تعداد عزیز و اقربا اور دوست و احباب کے آجانے سے دو سو سے متجاوز تھی) محمد حمزہ حسنی ندوی (بن مولانا محمد ثانی حسنی ایڈیٹر رضوان) کا نکاح حضرت مولانا علی میاں صاحب نے میمونہ حسنی معاون مدیر رضوان' (بنت مولانا سید محمد رابع حسنی) کے ساتھ پڑھایا۔ خطبہ میں جو تقریر مولانا نے فرمائی اس کا خلاصہ ناظرین رضوان کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے (ہارون رشید)

خطبہ نکاح عربی میں پڑھنے کے بعد:۔

میں نے آپ کے سامنے تین آیات پڑھیں۔ پہلی آیت میں فرمایا گیا:۔ "اے لوگو! اپنے پروردگار کا لحاظ کرو جس نے تم کو ایک جاندار سے پیدا کیا اور اس جاندار سے اس کا جوڑا پیدا کیا، اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں اور تم خدا تعالےٰ کا لحاظ کرو جس کے نام سے ایک دوسرے سے سوال کیا کرتے ہو۔ اور قرابت کا بھی لحاظ رکھو، یقیناً اللہ تعالےٰ تم سب کی اطلاع رکھتے ہیں"

اس آیت میں پورا پیام موجود ہے، نکاح کے عمل کا جو درجہ ہے، نکاح کے بعد جو ذمہ داری ہے اور وہ ذمہ داری جس طرح ادا ہونا چاہئے اس سب کا پورا مضمون آگیا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ پھر ان کی موانست و رفاقت اور غمخواری کے لیے، زندگی کا سفر بآسانی طے کرنے کے لیے انیس و رفیق پیدا کیا۔ کون جانتا تھا کہ صرف ان دو سے اتنی ترقی ہوگی، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان میں وہ برکت دی کہ آج مردوں اور عورتوں سے ساری زمین بھر دی۔ جس اللہ نے تم پر اتنا فضل فرمایا ہے۔ اس کا لحاظ کرو۔ جس اللہ کے نام پر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو۔ جس اللہ کے نام سے تم نے حرام کو حلال بنایا، ناممکن کو ممکن بنایا، اپنی زندگی کو بامعنی پر لطف اور خوشگوار بنایا، اس کا لحاظ کرو، یہ بڑی بے غیرتی اور مطلب پرستی کی بات ہے کہ آدمی اللہ کا نام بیچ میں لاکر اپنا کام تو نکال لے اور کام نکال کر اس کو پس پشت ڈال دے، رشتہ داریوں اور قرابت کا بھی لحاظ کرو، یہ نہیں کہ نئی دلہن آگئی تو والدین کو پس پشت ڈال دیا۔ بہن بھائیوں کو بھول گئے، نہیں سب کے حقوق ادا کرو، اس آیت میں خالص محبت و یگانگت کا پیام ہے۔

دوسری آیت میں فرمایا گیا ہے۔

اللہ سے ڈرو، اللہ کا لحاظ کرو جیسا کہ اس کا حق ہے اور اس دنیا سے اٹھو تو فرمانبرداری کی حالت میں، اس کا ہمیشہ خیال رکھو۔ لوح دل پر نقش کرو، اصل چیز جو قابل لحاظ ہے وہ یہ ہے کہ یہاں مطیع و فرمانبردار ہو کے

رہو۔ اور اٹھو تو اس شان کے ساتھ کہ نہ دنیا میں نافرمان و باغی تھے نہ آخر وقت نافرمانی سے اٹھ رہے ہو۔

تیسری آیت میں فرمایا گیا ہے:-

اے ایمان والو! اللہ کا لحاظ کرو۔ سچی اور پکی بات کہو، سوچ سمجھ کر، ترازو میں تول کر، یہ نہ سمجھو جو چاہا زبان سے کہہ دیا۔ نہ پہلے سوچنے کی ضرورت نہ بعد میں، مگر آج دنیا کا یہ شعار نہیں رہا، معاملات ہوں یا معاہدات، معاشرتی پابندیاں ہوں یا رسمی تقریبات، بے سوچے سمجھے باتیں کہہ دی جاتی ہیں، اس بری عادت نے قوموں کو بہت نقصان پہونچایا، جو بات ہمارے منھ سے نکل رہی ہے یہ ہوا میں گم نہیں ہو جاتی، یہ فضا میں موجود ہے اور روز حساب اس کا حساب دینا ہے۔

قبولیت سے قبل خاص طور سے نوشہ اور تمام حاضرین کو یاد دلایا جا رہا ہے کہ اس کی عادت ڈالو، اس موقع پر بھی اور بعد میں بھی، سچی اور پکی بات کہو۔

شادی محض ایک ضرورت کی تکمیل ہی نہیں ہے بلکہ یہ بہت بڑی عبادت ہے، اللہ تعالیٰ سے قرب کا ذریعہ ہے جیسے نماز۔ کوئی اور فرق نہیں ہے، صرف صورت کا فرق ہے۔ یہ نکاح محض رسم نہیں ہے۔ اسلام میں رسمی اور رواجی چیزوں کا تصور رہی نہیں، یہاں آکر یہ تصور پیدا ہو گیا ہے مگر ہے یہ عبادت، عبادت ہی کے ذہن سے نکاح کیا جائے اور عبادت ہی کے ذہن سے اس میں شریک ہوا جائے۔

دعا غالباً حضرت مولانا نے اس سے قبل کسی کے نکاح میں چھوہارا لٹنے

میں بدنظمی ملاحظہ فرمائی تھی چنانچہ آج فرمایا:-

لیکن افسوس ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم مسجد میں نہیں ہیں ——— چوراہوں اور بازار میں ہیں۔ زندگی اور بشاشت ضرور ہو، زندہ دلی ضرور ہو مگر آزاد نہیں بلکہ عید اور بقرعید کی طرح ویسی زندہ دلی جیسے بعض دوسرے مذاہب میں ہے اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ہمارے آپس کے تعلقات میں بھی بندگی کا احساس ہو۔ چنانچہ آج مکمل نظم رہا۔ مسجد میں چھوہارے پھینکے گئے جس کے سامنے گرا اس نے لپک کر اٹھا لیا۔

جو لوگ اللہ سے ڈریں گے ہر حال میں اس کا لحاظ رکھیں گے وہی کامیاب ہوں گے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

لکھنؤ کا مشہور و معروف خوشبودار، خوش ذائقہ مفید صحت اور لذیذ تمباکو

رائل زردہ	اسپشل رائل زردہ	اکسٹرا اسپشل رائل زردہ

نمبر ۱۰۷ اور نمبر ۵۰۱

ہمیشہ استعمال کیجئے

بنانے والے:

رائل زردہ فیکٹری سعادت گنج لکھنؤ ۳

صحابیات اور عام زندگی

مولانا عبدالسلام ندوی

شوہر کی رضاجوئی

صحابیات اپنے شوہروں کی رضامندی اور خوشنودی کا نہایت خیال رکھتی تھیں۔ حضرت حولا عطر فروش تھیں۔ ایک بار حضرت عائشہؓ کی خدمت میں آئیں اور کہا کہ میں ہر رات کو خوشبو لگاتی ہوں، بناؤ سنگار کرکے دلہن بن جاتی ہوں اور خالصۃً لوجہ اللہ اپنے شوہر کے پاس سو رہتی ہوں لیکن اس پر بھی وہ متوجہ نہیں ہوتے اور منہ پھیر لیتے ہیں۔ پھر ان کو متوجہ کرتی ہوں اور وہ اعراض کرتے ہیں۔ رسول اللہ آئے تو آپ سے بھی اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا جاؤ اپنے شوہر کی اطاعت کرتی رہو۔ ایک روز آپ نے حضرت عائشہ کے ہاتھ میں چاندی کے چھلے دیکھے تو فرمایا عائشہ یہ کیا ہے۔ میں نے اس کو اس لئے بنایا ہے کہ آپ کے لیے بناؤ سنگار کروں۔

ایک صحابیہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھ میں سونے کے کنگن تھے، آپ نے ان کے پہننے سے منع فرمایا۔ اگر عورت شوہر کے لیے بناؤ سنگار نہ کرے گی تو اس کی نگاہ گر جائے گی۔

شوہر کی محبت: صحابیات اپنے شوہروں سے نہایت محبت رکھتی تھیں ——

حضرت زینبؓ کی شادی ابوالعاص سے ہوئی تھی۔ وہ حالت کفر میں تھے کہ بدر کا معرکہ پیش آگیا۔ اور وہ گرفتار ہوگئے۔ رسول اللہؐ نے اسیران جنگ کو فدیہ لے کر رہا کرنا چاہا تو حضرت زینب نے اپنا ایک یادگار ہار جس کو حضرت خدیجہ نے ان کو رخصتی کے وقت دیا تھا۔ ابوالعاص کے فدیہ میں بھیج دیا۔

حضرت حمنہؓ بنت جحش کو اپنی شوہر کی شہادت کا حال معلوم ہوا تو فرط محبت سے چیخ اٹھیں۔

حضرت عمرؓ کو اہل وعیال کے ساتھ بہت زیادہ شغف نہ تھا۔ ان کی بی بی حضرت عاتکہؓ روزے کے دنوں میں بھی فرط محبت سے ان کے سر کا بوسہ لیتی تھیں۔

حضرت عاتکہؓ کو اپنے پہلے شوہر حضرت عبداللہ ابن ابی بکر سے نہایت محبت تھی۔ چنانچہ جب وہ طائف میں شہید ہوئے تو عاتکہؓ نے ایک پر درد مرثیہ لکھا جس کے ایک شعر کا ترجمہ یہ ہے:

میں نے قسم کھائی ہے کہ تیرے غم میں میری آنکھ
ہمیشہ پرنم اور جسم ہمیشہ غبار آلود رہے گا

اس کے بعد حضرت عمرؓ نے ان سے شادی کی دعوت ولیمہ میں حضرت علیؓ بھی شریک تھے۔ انھوں نے عاتکہ کو یہ شعر یاد دلایا تو وہ رو پڑیں حضرت عمرؓ کی شہادت ہوئی تو ان کا بھی نہایت پر درد مرثیہ لکھا، اس کے بعد ان سے حضرت زبیر نے شادی کی اور وہ بھی شہید ہوئے تو عاتکہ نے

ان کا بھی مرثیہ لکھا۔

شوہر کی خدمت

صحابیات شوہر کی خدمت نہایت دلسوزی کے ساتھ کرتی تھیں۔ رسول اللہؐ کمال طہارت کی وجہ سے مسواک کو بار بار دھلوالیا کرتے تھے۔ اور اس پاک خدمت کو حضرت عائشہؓ کے پاس بھیجدیا۔ حضرت عائشہؓ نے کٹورے میں پانی منگایا اپنے ہاتھ سے دھویا اور خشک کیا۔ اس کے بعد آپ کے پاس بھیجدیا جب رسول اللہؐ احرام باندھتے یا احرام کھولتے تھے تو حضرت عائشہ جسم مبارک میں خوشبو لگاتی تھیں۔

جب آپ خانہ کعبہ کی ہدی بھیجتے تھے تو وہ ان کے گلے کا ہار بٹتی تھیں۔ صحابہ کرام جب تمام دنیا کی خدمت واعانت سے محروم ہوجاتے تھے تو اس بے کسی کی حالت میں صرف ان کی بی بیاں ان کا ساتھ دیتی تھیں۔ رسول اللہؐ تخلف غزوہ تبوک کی بنا پر حضرت ہلال بن امیہ سے ناراض ہوئے اور آخر میں تمام مسلمانوں کی طرح بی بی کو بھی تعلقات کے منقطع کرلینے کا حکم دیا تو وہ حاضر خدمت ہوئیں اور کہا کہ وہ بوڑھے آدمی ہیں ان کے پاس نوکر چاکر نہیں، اگر میں ان کی خدمت کروں تو آپ ناپسند فرمائیں گے۔ ارشاد ہوا نہیں۔ عورت کتنی ہی اطاعت گذار اور فرمانبردار ہو لیکن اگر اس سے تعلقات منقطع کرلئے جائیں تو وہ شوہر کی طرف مائل نہیں ہوسکتی۔ لیکن صحابیات نے اس فطرتی اصول کو بھی توڑ دیا تھا ایک صحابی نے اپنی بی بی سے اظہار کیا یعنی ایک مدت معینہ کے لیے ان کو اپنے اوپر حرام کرلیا تاہم اس حالت میں بھی وہ ان کی خدمت گذاری میں مصروف رہتی تھیں۔

ہدیہ تہنیت

یہ اشعار حمزہ میاں کے عقد کے وقت ان کے ایک دوست ہارون رشید سیوانی نے پیش کئے تھے

شب کی تاریکی گئی اور صبح صادق آگئی
عشق کی وادی پہ آج باد بہاری چھا گئی

باطفیل جان عالم بوالحسن عزت مآب
آج حمزہ کے لئے ہے سو شہیدوں کا ثواب

گلشن استادِ عالی بن گیا پھولوں کا شہر
آج دریائے سئی اک نور و نکہت کی ہے نہر

ہم سخن، ہم راز و ہمدم ہم نشین و ہم سفر
بنتِ استاذ کرم کے لیے موزوں تر

آرزوئے حضرت والد کی آج تکمیل ہے
نیز نوشہ والدہ کے خواب کی تعبیر ہے

قلب مضطر کے لیے تسکین کا باعث ہے عقد
انسانیت کے نصف کی تکمیل کا باعث ہے عقد

جن بزرگوں نے کیا ہے ہند میں سنت کو عام
اس مبارک وقت میں ان پاک روحوں کو سلام

حضرت مولانا محمد رابع ندوی، ندی سئی کے ساحل پر تکیہ شاہ علم اللہ آباد ہے۔

ماں کے خطوط

اس عنوان کے تحت مخدومہ خیر النساء بہتر کے وہ تربیتی خطوط قسط وار پیش کئے جا رہے ہیں جو انھوں نے اپنے بیٹے مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کو تحریر کئے تھے۔ (ادارہ)

نور چشم لخت جگر نور بصر عزیز علی سلمہ،

دعا ہا! میں نے تمھیں جو خط لکھا تھا اس کے جواب کی منتظر تھی۔ شاید تم نے بے موقع سمجھ کر جواب دینا ضروری نہ سمجھا۔ خدا کا شکر ہے کہ وہ باتیں تم میں نہیں ہیں۔ میں نے احتیاطاً لکھ دیا کہ آئندہ بچتے رہو۔ یہ باتیں وہ ہیں کہ علم پر غالب آجاتی ہیں۔ علم کی قدر کم ہو جاتی ہے۔ روز نیا فتنہ پیدا ہوتا ہے اس وقت کے حالات دیکھ کر خوف پیدا ہو گیا۔ ورنہ سا تو آج کہاں مجھے بے حد تمنا ہے کہ تم ان علماء کے ہم خیال ہو جن کے مرتبہ کو اس وقت کے علماء پہونچ نہیں سکتے۔ تمھیں ان کا ہم خیال ہونا باعث فخر ہے تم قرآن و حدیث کے حکم پر چلو اور عامل سنت رہو۔ آمین۔ مگر فتنہ سے بچتے رہو جاہل کچھ نہیں سمجھتے۔ تم سے میں نے ذکر کیا وہی طریقہ رکھو۔

مسجد میں جماعت کا خیال رکھو . . . .

. . . خدا اور رسول خوش ہوں اور جماعت بھی قائم رہے۔ غرض جو مناسب

سمجھو کرو۔ اور جو کچھ کرو خلوص دل سے کرو کہ خدا تمہارا ساتھ دے دنیا فتنہ اور فساد کی خواہاں رہتی ہے۔ زیادہ کیا کہوں۔

علی دو باتیں تم میں اگر ہو جائیں تو مجھے بے حد خوشی ہو۔ خدا کا شکر ہے کہ تم میں ہمدردی ہے مگر برتتے نہیں۔ بعض موقع پر غفلت اور لاپرواہی کر جاتے ہو۔

تم خود غور کر کے اصلاح کرو لکھنے کی ضرورت نہیں۔ رمضان کہاں کرو گے اور یہاں کب آوگے۔ تھوڑا مالیدہ بھیجتی ہوں دو حصہ عبدو کو دینا اور ایک حصہ تم لینا محمود اور رشید[2] کو بھی دینا۔ بھیجنے کی چیز نہیں۔ مگر فصل کی چیز کھانا ضروری ہے۔ باقی خیریت ہے۔ محمود[1] کو اپنے پاس رکھو۔ مجھلی عائشہ نے دی ہے۔ عبدو کو اور تم کو۔ فقط والدعا   تمہاری والدہ

---

[1] مولانا مدظلہ کے بڑے بہنوئی سید رشید احمد مرحوم (والد مدیر رضوان)

[2] مولانا مدظلہ کے بھانجے جنھوں نے عالم جوانی میں رحلت کی۔

[3] امۃ اللہ تسنیم رح

توجہ فرمائیے:۔ اس ماہ وی پیوں کی واپسی سے دفتر کو کئی سو کا نقصان ہوا جس کے سبب دفتر سخت مالی دشواریوں میں مبتلا ہے۔ آپ کو جب سرخ نشان ملے تو اپنا چندہ منی آرڈر سے روانہ فرمائیے۔ وی پی نہ وصول کرنا ہو تو فوراً ایک کارڈ لکھ کر دفتر کو اطلاع دیدیجئے۔ یہی آپ کا بڑا تعاون ہوگا۔ منیجر

دعا

سید اسحاق حسینی بشر

خدا قلبِ انساں کو پر نور کر دے
اسے ہر برائی سے تو دور کر دے

عزیمت اور عزت سے معمور کر دے
غلامی کو پیکر نو کافور کر دے

دلِ ہر بشر کو عطا کر یہ دولت
محبت میں اپنی اسے چور کر دے

مظالم جو آج ان پہ ڈھاتی ہے دنیا
انھیں دور کر دے انھیں دور کر دے

تو حاضر تو ناظر تو حافظ تو قادر
مرے ذوقِ عصیاں کو کافور کر دے

نفاق اور نفرت فساد اور غیبت
ہر اک دل سے یارب انھیں دور کر دے

ہر اک دل پریشاں ہے دنیا کے غم سے
مداوا ہر اک غم کا بھرپور کر دے

عمل اور ایماں، طاعت، عبادت
ہر اک دل کو ان سے تو معمور کر دے

بہن بھائی ماں باپ دیاران منزل
قلوب ان کے یارب تو مسرور کر دے

یہ ہے میری حسرت کہ اللہ مجھ کو
غلامانِ احمدؐ میں مشہور کر دے

بشر کی گذارش ہے اے رب اکبر
اسے صاحبِ ظرف و مقدور کر دے

★

ہماری ماؤں کی تربیت کے طریقے

محترمہ خیر النساء بہترؔ

عام قاعدہ تھا کہ بی بیاں بچیوں کو بلا کر پاس بٹھاتیں، ان سے مزے مزے کی باتیں کرتیں۔ نماز کی سورتیں یاد کراتیں اور رفتہ رفتہ احکام شریعت و فرائض و واجبات دین پر عمل کراتیں جب اس طرف سے اطمینان ہو جاتا تو حسن معاشرت کی تعلیم دیتی تھیں ان کی معاشرت پر ہر وقت نظر رکھتی تھیں۔ اور ان کے ہر انداز کو دیکھتی تھیں۔ حالانکہ بچپنے سے ان میں کسی قسم کی آزادی و خود غرضی و بے حیائی و بد اندیشی نہیں پائی جاتی تھی۔ جیسے اس وقت لڑکیوں میں عام طور پر پائی جاتی ہے اور اس وقت کی حالت بھی اس وقت سے بہتر اور قابل اطمینان تھی مگر اس پر بھی ان کا تربیت کے موقع پر خیال نہ کیا جاتا تھا۔

بچپن ہی سے شرم و حیا کے راستے پر لگاتی تھیں ان کی تعلیم و تربیت کا ان پر وہ اثر ہوتا تھا کہ پھر وہ کسی دوسرے کا اثر نہ لے سکتی تھیں۔ ان کی نشست و برخاست کے لیے ایسی جگہ تجویز کی جاتی تھی جس کے باعث تمام

خرابیوں سے محفوظ رہتی تھیں، کبھی بے پردگی نہ ہو سکتی تھی۔ ماں یا بہن جو کسی وقت جاتی تھیں تو کچھ دیر بیٹھ کر انھیں کام سکھاتی تھیں اور نشیب و فراز دکھاتی تھیں۔ اچھی باتوں کی ترغیب دیتی تھیں اور بُری باتوں سے نفرت دلاتی تھیں۔ ہر بُرے کام کا انجام بتا کر انھیں خوف دلاتی تھیں۔ اور بے حیائی کا ایسا اندیشہ پیدا ہوتا جس سے وہ کانپ اٹھتی تھیں۔ ان باتوں کا یہ اثر ہوتا کہ ماموں، چچا سے بھی بے تکلف نہ ہوتیں۔ رشتہ کے بھائیوں سے بہت احتیاط رکھتیں، بلکہ پردہ کراتیں۔ خلاف شریعت کاموں سے روکتیں۔ سوائے قرآن و حدیث اور دینیات کے کسی کتاب پر متوجہ نہ ہونے دیتیں۔ صاف کہہ دیتیں کہ ان چیزوں کے علاوہ دوسری چیزوں میں وقت صرف کرنا بے کار ہے غلط کتابوں میں ہاتھ نہ لگانے دیتیں۔ مجھے خود اپنا واقعہ یاد ہے کہ ایک مرتبہ میرے ہاتھ قصہ شاہ روم اور کتاب حلیمہؓ دائی لگ گئی۔ میں پڑھ رہی تھی، کہ میرے بڑے بھائی تشریف لے آئے۔ دیکھ کر فرمایا۔ یہ کتابیں مت پڑھو۔ اس کی روایتیں مستند نہیں۔ اس کے بجائے راہ نجات اور مالابد منہ پڑھو۔ یہ دونوں کتابیں مسائل پر ہیں۔ اور چونکہ یہ میرے کام کی تھیں۔ اور ان کے ذریعہ اچھی اور بری باتوں کا علم ہوتا تھا اس وجہ سے ان کے پڑھنے کا حکم ہوا۔

اسی طرح عام قاعدہ تھا کہ بڑوں کو چھوٹوں کی دین داری اور نیک باتوں پر دلی مسرت ہوتی تھی۔ بڑے جب اپنے چھوٹوں کو کسی اچھی راہ پر دیکھتے تو اپنی خوشی و مسرت کا اظہار کئے بغیر نہ رہتے۔ ان کے نزدیک نیکی اور دین داری نعمت عظمیٰ جیسی ہوتی۔ وہ اس پر پھولے نہ سماتے۔ میں نے جب

قرآن حفظ کرنا شروع کیا تو میرے بڑے بہنوئی اور چچازاد بھائی سید خلیل الدین صاحب مرحوم بے انتہا خوش ہوئے اور انھوں نے اس خوشی میں ہر ہفتہ دعوت کرنی شروع کر دی۔ ہر ہفتہ ایک نئی دعوت کرتے اور جب میں نے پورا قرآن حفظ کر لیا تو ایک عظیم الشان دعوت کی اور بے انتہا مسرت کا اظہار کیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ خاندان کے دوسرے افراد نیز اس میں شرکت کرنے والے دوسروں کے دلوں میں اس کام کی قدر پیدا ہوئی۔ اور ان کی نگاہوں میں فخر و مباہات کی بات معلوم ہوئی۔

یہ بات صرف میرے ساتھ مخصوص نہ تھی۔ یہ طرز عام گھرانوں میں رائج تھا۔ بچیوں کو پہلے قرآن مع ترجمہ پڑھایا جاتا تھا۔ بچیوں کے ہاتھوں میں عام طور پر وہ قرآن شریف ہوتے جس کے مابین السطور یا حاشیہ پر ترجمہ ہوتا اور وہ ترجمہ بھی پڑھتیں۔

اسی طرح نماز، روزہ کی تاکید رکھتیں۔ عموماً بچوں اور بچیوں کو جب پہلا روزہ رکھایا جاتا تو اہتمام کیا جاتا۔ اس سے بچوں اور بچیوں پر ایک خاص اثر پڑتا اور اس کے ذوق و شوق میں زیادہ ہوتی۔ لیکن آج کی طرح نہیں کہ صرف نام و نمود کے لیے کیا جاتا ہے اور بچہ کی روزہ کشائی میں صرف تکلفات کئے جاتے ہیں۔ اور اس کی دوسری بری عادتوں کو نہیں چھڑایا جاتا۔ نہ نماز کی تلقین کی جاتی ہے۔ یہ کوئی دین داری نہیں ہے۔ لیکن گذشتہ زمانہ میں اگر روزہ کشائی میں اہتمام ہوتا تو نماز کے لیے بھی اٹھتے بیٹھتے کہا جاتا اور اس کو پکا نمازی بنایا جاتا۔ اور گھر کا گھر دین دار ہوتا۔ علم دین کا چرچا ہوتا۔ پھر

اس کا یہ نتیجہ نکلتا کہ بچوں اور بچیوں میں خدا پرستی، حق شناسی پیدا ہوتی پھر وہ خود بڑی ہو کر اپنے چھوٹوں کو اسی راہ پر لگاتیں

جب بچے اور بچیاں اپنے اپنے بستروں پر لیٹ جاتیں تو گھر کی بڑی بوڑھیاں ان کو بزرگوں کے دلچسپ واقعات سناتیں۔ صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ، مجاہدین اسلام، بزرگ خواتین کے حالات سناتیں بچے یہ اچھے اچھے حالات سنتے سنتے سو جاتے۔ پھر جب سویرے اٹھتے تو آنکھ کھلتے ہی ان سے کہا جاتا کہ کلمہ پڑھو" لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے اٹھتے اور اپنے بڑوں کو ادب سے سلام کرتے۔ اور بڑے مسکراتے ہوئے محبت سے جواب دیتے۔ غرض کہ صبح سے شام اور شام سے صبح تک خاندان کی بڑی بوڑھیاں اور بڑے بوڑھے اپنے چھوٹوں کی تعلیم و تربیت کا پورا اہتمام کرتے تھے۔ ان کو وہ علم سکھایا جاتا جو ان کی زندگی کو انمول بناتا اور ہر وقت کام آتا تھا۔ عورتیں تو عورتیں مرد بھی فقط کار آمد اور نفع بخش تعلیم پر توجہ دیتے اور اسی کی خاطر تکلیفیں اٹھاتے پھر آئندہ اپنی کوشش و تدبیر میں کامیاب ہو کر نہایت آرام و فراغت سے زندگی بسر کرتے اور دنیا میں اس وقت جو اچھائی اور بھلائی کا کام ہو رہا ہے۔ وہ اسی نیک تربیت اور توجہ کا نتیجہ ہے اللہ تعالٰی آج بھی ایسی شفیق ہستیاں نصیب فرمائے جو اپنے بچوں کے دین و دنیا دونوں کا خیال رکھیں۔

عورتوں کو

ڈاکٹر اقبال کی نصیحتیں

ہارون الرشید صدیقی ایم اے

اگر پندے ز درویشے پذیری ہزار امت بمیرد تو نہ میری
بتولے باش و پنہاں شو ازیں عصر کہ در آغوش شبیرے بگیری

ڈاکٹر اقبال فرماتے ہیں. اے عورت اگر تو ایک فقیر کی نصیحت قبول کرے تو انقلاب زمانہ سے ہزاروں امتیں پیدا ہوں اور ختم ہوں، ناموری حاصل کریں اور پھر گم نام ہو جائیں مگر تیرا نام و کام تیرا اعزاز و اکرام زندہ و پائندہ ہو جائے. وہ نصیحت کیا ہے؟

بتولے باش، حضرت فاطمہؓ کے نقش قدم پر چلنے والی بن جا، اور اس زمانے کے بازاری ماحول سے جس میں لڑکی کیا لڑکے بھی تباہ ہو رہے ہیں. کسی خلوت خانہ میں سکون حاصل کرنے کے لئے گوشہ گیر ہو جا.

آج ماہرین تعلیم، ماہر نفسیات، ماہر اخلاقیات اس معاملہ میں یک رائے ہو چکے ہیں کہ معاشرہ بہت خراب ہو چکا ہے، جس کی وجہ سے طلبہ کی تعلیم و تربیت میں کھنڈت رکاوٹیں ہیں. ظاہر ہے کہ جس بھیڑ سے آہنی دیوار ٹوٹ جاتی ہے اس کے سامنے شیشہ کے پردے کا کیا حال ہو گا. اسی لیے ڈاکٹر اقبال فرماتے ہیں ؎

رسوا کیا اس دور کو جلوت کی ہوس نے
روشن ہے نگہ، آئینہ دل ہے مکدر

جو عورت چراغ خانہ نہ رہ کر شمع انجمن بن گئی، اس کا کیا حشر ہوا، بے شک اس کے سر کی آنکھیں تو تیز ہو گئیں، مگر دل کی آنکھوں کی روشنی جاتی رہی، وہ نئے نئے آشناؤں کو ڈھونڈ ھ نکالنے میں تو چاق ہے مگر ماں باپ، بھائی بہن اور اولاد کی محبت اپنے دل سے نکال دینے میں بے باک ہے. بلکہ وہ تو ماں بننے کے لیے بھی تیار نہیں.

تہذیب فرنگی ہے اگر مرگ اُمومت
ہے حضرت انساں کے لیے اس کا ثمر موت

اگر یہی حال رہا اور یہی خیال ترقی پاتا رہا تو کیا ہو گا؟ ایسے علم پر لعنت، ایسے ہنر پر لعنت جس سے عورت عورت نہ رہے. جس سے عورت بہن کی صفات سے محروم ہو جائے، بیٹی کی صفات سے دور ہو جائے. ماں کی مامتا اس سے نکال لی جائے، شوہر کا عشق اور عزیز و اقربا کی محبت اس سے مفقود ہو جائے، ڈاکٹر اقبال فرماتے ہیں.

جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نا زن کہتے ہیں اسی علم کو ارباب نظر موت
بیگانہ رہے دیں سے اگر مدرسۂ زن ہے عشق و محبت کے لیے علم و ہنر موت

جلوت میں آنے سے صرف اتنا ہی نقصان نہیں اور بھی نہ جانے کیا کیا نقصانات ہیں. اس کی سوچنے کی صلاحیتیں ختم ہو جاتی ہیں. اعلیٰ خیالات کی جگہ پراگندگیٔ افکار لے لیتے ہیں. وہ فرماتے ہیں:-

بڑھ جاتا ہے جب ذوقِ نظر اپنی حدوں سے
ہو جاتے ہیں افکار پراگندہ و ابتر

ان کا خیال ہے اور بالکل صحیح خیال ہے کہ عورت اگر گوشۂ تنہائی میں کرنا چاہے تو بہت کچھ کر سکتی ہے۔ بلکہ وہ اعلیٰ مقام حاصل کرنے کے لئے خلوت نشینی کو ضروری سمجھتے ہیں اور مثال میں بتاتے ہیں پانی کا وہی قطرہ موتی بنتا ہے جو آغوش صدف میں پوشیدہ ہو جاتا ہے۔

آغوش صدف جس کے نصیبوں میں نہیں ہے
وہ قطرۂ نیساں کبھی بنتا نہیں گوہر

اسی لئے وہ فرماتے ہیں اے عورت تو حضرت بتولؑ یعنی حضرت فاطمہؑ کی صفات پیدا کر ان کی مکمل پیروی کر تاکہ تیری گود میں حضرت شبیرؑ کے پیرو پلیں اور دنیا میں اخلاقی انقلاب لائیں اور فخر سے کہہ سکیں ؎

وقت آئے تو خنجر سے ملا دیتے ہیں گردن   شبیر کے مانند کٹا دیتے ہیں گردن
سر سامنے باطل کے مگر خم نہیں کرتے

سنئے!

رضوان کے سوال و جواب میں صرف سادہ آسان، عام فہم اور متفق بہ مسائل ہی شائع کئے جاتے ہیں۔ کوئی جدید تحقیق یا اختلافی مسائل رضوان کے معیار سے بلند ہیں۔ لہذا سوالات بھیجنے والے اس کا لحاظ رکھیں   منیجر

شعبہ خواتین

دینی تعلیمی کونسل اتر پردیش لکھنؤ

دینی تعلیمی کونسل اتر پردیش نے شعبۂ خواتین کے قیام کا فیصلہ فروری سنہ ۷۶ء میں کیا۔ اور خواتین میں ابتدائی کام شروع بھی ہوا، لیکن کام کے دائرہ عمل کی وسعت کے پیش نظر ۸ر نومبر سنہ ۱۹۷۶ء سے شعبۂ خواتین کے عملہ میں مزید اضافہ کیا گیا اور اس شعبہ کا باقاعدہ دفتر کرامت منزل اکبری گیٹ لکھنؤ ۳ میں قائم ہو چکا ہے۔

شعبۂ خواتین پورے صوبے میں انجمن تعلیمات دین سے پوری طرح مربوط رہ کر تیز رفتاری کے ساتھ تنظیم کو پھیلانے کی خدمت انجام دے گا جس کے ذمہ داران حسب ذیل ہیں۔

۱۔ بیگم سید اصغر حسین ایڈوکیٹ (صدر)
۲۔ بیگم ڈاکٹر محمد اشتیاق حسین قریشی (سکریٹری)
۳۔ صفیہ ریاض (ناظم)
۴۔ سلمیٰ بانو (آفس انچارج)
۵۔ محمد تقی فاروقی (مشیر شعبہ خواتین)

ڈاکٹر محمد اشتیاق حسین قریشی انچارج شعبہ خواتین اتر پردیش لکھنؤ

سوال وجواب

آپ پوچھیں ہم جواب دیں

ادارہ

شمس الحق۔ سراج گنج

س : اسلام کا پہلا رکن کیا ہے؟

ج : اسلام کا پہلا رکن توحید و رسالت کا اقرار ہے یعنی دل سے کلمۂ طیبہ یا کلمۂ شہادت کا اقرار کرنا اور ماننا کہ اللہ یکتا و یگانہ ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

س : مسجد کا امام اگر با تنخواہ ہو تو درست ہے یا نہیں؟

ج : درست ہے۔ مگر بہتر ہے کہ اس کے ذمہ وقت کی پابندی وغیرہ بھی لگا دی جائے۔

سلمیٰ بلخی۔ پٹنہ

س : کیا مزارات کی زیارت عورتوں پر ممنوع ہے۔ کیا عورت اپنے عزیز کی قبر پر دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کے لیے نہیں جا سکتی ہے؟

ج : عام عورتوں کو اس لئے اجازت نہیں کہ اس سے مختلف قسم کے

دینی نقصانات کا اندیشہ ہے۔ کوئی پڑھی لکھی مسائل سے واقف عورت مزار یا قبر پر جا سکتی ہے اور دعائے مغفرت کے لیے مزار پر جانا ضروری نہیں، جہاں سے چاہیں دعائے مغفرت کریں۔

س : کیا گھر کی عورتیں گھر میں پنجگانہ نماز جماعت سے پڑھ سکتی ہیں۔

ج : پڑھ سکتی ہیں۔ مگر اذان، اقامت کے بغیر اور ان کا امام صف کے بیچ میں کھڑا ہوگا۔ آگے نہ کھڑا ہوگا۔ مگر بہتر ہے کہ علیحدہ علیحدہ پڑھ لیں۔ اس لیے کہ صرف عورتوں کا جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے۔

س : عقیقہ کی کیا حیثیت ہے؟

ج : عقیقہ کرنا مستحب ہے۔

۳۶۴
۵۶۳۴۵

اپنی بات

دسمبر کا پرچہ بالکل وقت پر تیار ہو رہا تھا کہ مصلحت خداوندی کاتب صاحب سخت علیل ہو گئے ایسا کہ اٹھنا بیٹھنا دشوار ہو گیا — پھر اس ماہ جو وی پیاں واپس ہونا شروع ہوئیں تو خدا کی پناہ۔ کئی سو روپیوں کا نقصان ہو گیا۔ رضوان ویسے بھی خاصے نقصان سے چل رہا تھا۔ اس ماہ تو اس کی چولیں ہل گئیں۔ اب اگلا مہینہ اس سے بھی زیادہ سخت ہے اور تقریباً دو سو لوگوں کا چندہ ختم ہو رہا ہے آپ پہلا صفحہ ملاحظ فرمائیں۔ اگر سرخ نشان ہے تو براہ کرم فوراً اپنا چندہ منی آرڈر سے ارسال فرمائیں ورنہ اگلا شمارہ وی پی سے ارسال ہوگا۔ اگر آپ نے وصول کیا تو آپ کو تین روپیہ زیادہ دینا پڑے گا۔ واپس کیا تو دفتر کو فی وی پی تین روپیہ کا نقصان ہو جائے گا۔ اور آپ سمجھ لیجئے کہ پچھلے ماہ کی طرح اس ماہ بھی نقصان ہوا تو بڑی دشواریوں کا سامنا ہو جائے گا۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جنوری ۷۷ء کا شمارہ وقت پر روانہ ہو۔

منیجر

محمد ثانی حسنی ایڈیٹر، پرنٹر، پروپرائٹر و پبلشر نے تنویر برقی پریس باغ گونگے نواب لکھنؤ میں چھپوا کر دفتر رضوان گوئن روڈ امین آباد لکھنؤ سے شائع کیا۔

صدر یار جنگ

(یعنی نواب صدر یار جنگ بہادر مولانا حبیب الرحمن خاں شروانی کی سوانح حیات)

جس میں

ان کا خاندانی تعارف، ان کے حالات زندگی، خصوصیات و کمالات، علمی ادبی خدمات، تصنیفات، مختلف علمی و دینی تحریکات میں ان کا حصہ اور ضمناً ان تحریکوں اور اداروں کا ضروری تعارف بھی آ گیا ہے اور اس طرح یہ کتاب ایک پورے دور کی تاریخ بن گئی ہے —!

مع مقدمہ

مولانا سید ابو الحسن علی ندوی

شمس تبریز خاں

مکتبہ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ